اس کام کے لیے نقیبانِ خدا اور داعیانِ حق کی ضرورت ہے جو حُسنِ کلام اور حُسنِ اخلاق کے ساتھ سماج کی بہترین قوتوں کو اپنے گرد سمیٹیں اور پھر مل جل کر وہ پاکیزہ اسلامی جمہوریت قائم کریں، جس کا فارمولا ہے: "خدا کے بندوں پر خدا کی حکومت، خدا کے قانون کے مطابق، خدا کے نیک بندوں کے ذریعے!"

یہ کام صرف تنہا جماعتِ اسلامی کا نہیں، بلکہ پوری ملّتِ اسلامیہ کا ہے، ہر شریف آدمی، ہر مذہب پسند آدمی، ہر محبِ پاکستان آدمی کو اس میں سچے دل سے قولاً بھی اور عملاً بھی شریک ہونا چاہیے۔

ورنہ خوفناک تباہی کے خطرے کے سگنل مل رہے ہیں۔

---

(۲)

وفاقی شرعی عدالت کا ایک انقلاب آفرین فیصلہ سامنے آیا ہے جس کے تحت عدالت نے انتخابی قوانین وضوابط میں بعض تبدیلیوں کا حکم دے کر اور بعض مثبت امور کو لازم کر کے اسلامی اصولِ انتخاب کا جھنڈا بلند کر دیا ہے۔ مبارک! صد مبارک!

دستور میں اُمیدوار (یعنی نامزد نمائندہ عوام) کے لیے جو لازمی شرائط اور جو وجوہِ نااہلیت اسلامی بنیادوں پر مختلف دفعات کے تحت ثبت تھیں، انتخابی مشینری اور قانون صریحاً ان کے خلاف جا رہے تھے۔ اس غلط صورتِ حال کو کتاب وسنّت کے خلاف قرار دے کر وفاقی شرعی عدالت نے پہلی بار اپنے نمائندوں کو چُننے والے ووٹروں کو یہ حق دیا ہے کہ وہ مجوزہ نمائندوں کی درخواستوں کے آنے پر، نیز بعد کے سارے دَور میں کسی بھی وقت یہ دعویٰ دائر کر سکتے ہیں کہ فلاں فلاں نظریاتی، اعتقادی، اخلاقی، معاشی سماجی وجوہ سے فلاں شخص کو مرتبۂ نمائندگی سے محروم کیا جائے۔ نیز عدالت نے اپنے فیصلے میں یہ بھی ہدایت کی ہے کہ "اُمیدوار" یا نامزد نمائندے کو انتخابات میں سرمایہ کاری

کرنے کا کوئی حق نہیں ، چنانچہ ۱۵ ہزار روپے خرچ کرنے کی شق کو بھی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ خرچ اُٹھانا یا تو کسی شخص کو کھڑا کرنے والے (PROPOSING CITYZENS) اصحاب کا کام ہے یا انتخابی کمیشن کا کہ وہ نمائندوں کے تعاون کے لیے ٹیلیویژن ، ریڈیو ، اخبارات اور نشری ذرائع سے انتظام کرے۔ خود "امیدوار" کو معمولی سا تعارفی لٹریچر شائع کرنے کی اجازت ہے۔ اس میں صرف اپنا تعارف اور صلاحیتیں یا خدمات بیان کی جاسکتی ہیں۔ کسی دوسرے کے خلاف کیچڑ نہیں اُچھالا جا سکتا۔ فاضل عدالت نے مرکزی مقامات پر (اور شاید ہر حلقے میں بھی) ایسی اسکریننگ کمیٹیاں قائم کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ جو ریٹائرڈ ججوں ، تعلیمی ماہرین ، ذی مرتبہ علماء اور دیگر معززین پر مشتمل ہوں۔ ان کے سامنے کسی بھی اُمیدوار کے متعلق کوئی بھی ووٹر جا کر دعویٰ کرسکتا ہے کہ فلاں آدمی فلاں وجہ سے شرعاً نااہل ہے۔

مدیر تکبیر جناب صلاح الدین اور اُن کے ایڈووکیٹ جناب خالد اسحٰق ، مدیر قومی ڈائجسٹ مجیب الرحمٰن شامی اور مدیر اُردو ڈائجسٹ الطاف حسین قریشی کی دائر کردہ درخواست ، نیز دوسرے درخواست دہندگان ملک محمد عثمان ، حبیب الوہاب خیری ، مسز یاسمین رضا ، عبدالرب جعفری وغیرہ اور بشیر احمد نوید کی درخواستوں پر کارروائی کرتے ہوئے اُن کی اور وکلاء کی مدلل بحثیں سُنیں۔ وفاقی حکومت کی جانب سے ۵ وکلاء اور نمائندے اور پنجاب ، بلوچستان اور سندھ سے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پیش ہوئے۔ عدالت نے مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر ممتاز علماء ، یونیورسٹیوں کے پروفیسروں ، معروف وکلاء اور دینی اسکالروں کی کثیر تعداد کو خود مدعو کیا۔

وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ میں چیف جسٹس جناب جسٹس گل محمد خان ، جسٹس عبادت یار خان ، جسٹس سید شجاعت علی قادری ، جسٹس مفتخر الدین اور جسٹس فدا محمد خان شامل تھے۔

بنچ کا فیصلہ لفظ بہ لفظ متفقہ ہے۔

اس فیصلے میں صدر پاکستان کو متوجہ کیا گیا ہے کہ وہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۹ء تک قانونِ انتخاب

کو فیصلے کے مطابق تبدیل کر دیں، کیونکہ اس تاریخ کے بعد وہ دفعات کالعدم ہوں گی، جن کے بارے میں عدالت نے اپنا فیصلہ دیا ہے۔

علما اور اسلامی حلقوں کے لیے یہ فیصلہ ایک مژدہ جانفزا ہے، مگر یہ نتیجہ خیز اسی صورت میں ہوگا۔ جب کہ اس کے حق میں رائے عام کو خوب متحرک کیا جائے۔ ہر مسجد میں، ہر دینی اور سیاسی اجتماع میں محبانِ پاکستان کا فرض ہے کہ اس فیصلے کے حق میں قرار دادیں پاس کرائیں۔ اور اس کے پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کریں۔

موجودہ لادین جمہوریت کے تحت، ملک کے اضطرابی حالات میں کسی نفع و نقصان کی پروا نہ کرتے ہوئے جن ججوں نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ وہ اس قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ دینِ برحق کی جو خدمت اور پاکستان کے لیے جو بھلائی انہوں نے کی ہے اس پہ مدیر و قارئین ترجمان القرآن کی طرف سے حسنۃ فی الدنیا اور حسنۃ فی الاخرہ کی دعائیں۔

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

منصورہ کی آبادی میں شامل ایک شریف النفس اور درویش مزاج آدمی یکایک اس دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ تھے چوہدری محمد اسحٰق سندھو!

عمر ۶۸ برس ہوگی۔ بھینی سندھواں (متصل منہالہ) تحصیل و ضلع لاہور ان کا گاؤں تھا۔ معلمی مشغلہ تھا۔ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جماعتِ اسلامی سے رابطہ ہوا۔ ۷۵-۱۹۷۴ء میں منصورہ میں تعمیر مکان کے لیے آئے۔ دل کی تکلیف تھی۔ دو مرتبہ دورے پڑ چکے تھے —— وہ دن بھر جمعیت طلبہ کے جلسے میں رہے اور شام کو اپنے مہمانوں کو اسٹیشن تک چھوڑنے گئے۔ زیادہ مشقت کے نتیجے میں رات دورہ پڑا اور ۱۵ اکتوبر کو ۴½ بجے صبح جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

مرحوم کی بیوہ اور ان کے صاحبزادگان و دختران کے صدمے میں ہم شریک ہیں۔ خدا سب کو صبر دے اور مرحوم پر مغفرت فرمائے۔ آمین۔